مزدوروں کے حقوق

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجئے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام میں ملازَمت کا مفہوم

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ نے دنیا میں لوگوں کو بسایا، اُن کے رہنے سہنے، کھانے پینے کا انتظام فرمایا، رات کو بندوں کے آرام کے لیے، اور دن کو روزگار، ملازَمت وکام کاج کے لیے ذریعہ بنایا؛ تاکہ بندہ اپنے اور اپنے اہل وعِیال کی ضروریات کی تکمیل کے لیے کھیتی باڑی، تجارت، ملازَمت، محنت مزدُوری اور دیگر حلال وجائز پیشوں کے ذریعے رِزق حاصل کرکے بآسانی زندگی گزار سکے، اُسے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ پڑے، اللہ ربُّ العالمین کا فرمان ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

ذَلُوْلاً فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ﴾[1] "وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین تابع کردی، تو اُس کے بنائے ہوئے راستوں میں چلو، اور اس کے دیے ہوئے رِزق میں سے کھاؤ، اور اُسی کی طرف تمہیں اُٹھنا ہے"۔

دینِ اسلام نے کام کاج، ملازمت اور دیگر جائز ذرائع سے رزقِ حلال کمانے، کھانے اور اس کے لیے کوشش ومحنت پر زور دیا ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیبّہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ»[2] "سب سے پاکیزہ کمائی وہ ہے جو آدمی اپنی محنت سے کماکر کھائے"، دینِ اسلام نے محنت ومشقت کرنے والے کی بڑی عزّت، تکریم اور حوصلہ افزائی کی ہے، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے، اور وہ راہِ خدا میں شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص بڑی پُھرتی وتیزی سے نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اُسے دیکھا تو اُنہیں تعجب ہوا، عرض کرنے لگے: یا رسولَ اللہ! اگر یہ ایسی ہمت وتیزی اللہ کی راہ میں دکھاتا تو کیا ہی اچھا ہوتا! حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعىٰ عَلىٰ وَلَدِهِ صِغَاراً فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَإِنْ خَرَجَ يَسْعىٰ عَلىٰ أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللهِ، وَإِنْ كَانَ يَسْعىٰ عَلىٰ نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللهِ، وَإِنْ كَانَ

---

(۱) پ۲۹، الملك: ۱۵.

(۲) "سنن النَّسائي" كتاب البيوع، باب الحَثِّ...، ر: ٤٤٥٦، الجزء ۷، صـ۲۵۵.

خَرَجَ رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ الشَّيْطَانِ»[1] "اگر وہ اپنے چھوٹے بچوں کے لیے روزی کمانے کی خاطر نکلا ہے تو راہِ خدا میں ہے، اگر اپنے بوڑھے والدَین کے لیے کمانے کو نکلا ہے، تب بھی اللہ کی راہ میں ہے، اگر یہ کوشش اس لیے ہے کہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے، تب بھی اللہ کی راہ میں ہے، اور اگر ریاکاری اور دوسروں پر فخر کے لیے کمانے نکلا ہے تو شیطان کے راستے پر ہے"، تو معلوم ہوا کہ ملازمت، نوکری، مزدوری، رزقِ حلال اور جائز کام کاج کے لیے بھاگ دَوڑ کرنا ضروری، اور اعلیٰ وعظیم نیکی اور اجر وثواب کا باعث ہے۔

ملازمین کے اَخلاق

حضراتِ محترم! اچھے اَخلاق انبیاء وصدّیقین اور اللہ کے نیک بندوں کی صفات میں سے ایک عمدہ خوبی ہے، ملازمین، مزدوروں اور کام کاج کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ سیٹھ، مالک، سرپرست ونگران سے اور آپس میں بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں، حُسنِ اَخلاق کے دنیا وآخرت میں بہت اچھے اثرات مرتّب ہوتے ہیں، بروزِ قیامت میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی عمل اچھے اَخلاق ہی ہوں گے، حضرت سیّدنا ابو دَرداء رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے، آقائے دوجہاں صلى الله تعالى عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِيْ مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ؛ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ»[2] "قیامت کے دن مؤمن کے ترازوئے اَعمال میں اچھے اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہو

---

(١) "المعجم الكبير" كعب بن عجرة الأنصاري، باب، ١٩/ ١٢٩.

(٢) "جامع الترمذي"، أَبْوَاب البرّ...، بَابُ مَا جاء في...، ر: ٢٠٠٢، صـ٤٦٢.

گی؛کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیاوبدگو سے نفرت فرماتا ہے"، اچھے اَخلاق کا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان اعلیٰ درَجات پر فائز ہو جاتا ہے، رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ»[1] "آدمی اپنے اچھے اَخلاق کی بدَولت عبادت گزار وروزہ داروں کے مقام کو حاصل کرلیتا ہے"۔

لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کے ڈیوٹی وکام کاج کے دَوران بھی اتفاق واتحاد، محبت واُلفت اور اچھے اَخلاق کا مظاہرہ کریں، اگر سرپرست وسربراہ مزدور وملازمین سے نیکی وبھلائی سے پیش آئیں تواُنہیں بھی چاہیے کہ وہ سیٹھ وسربراہ اور اپنے محسن کا شکریہ ادا کریں، اس کے لیے دعائے خیر بھی کریں، رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفاً فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوا [الله] لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ»[2] "جو تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے توتم بھی اسی طرح اُس کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ، اور اگر تم اُس کی بھلائی کے مُوافق بدلہ نہ دے سکو، تواُس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اِتنی دعا کرو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اُس کا حق ادا کر دیا"، لہٰذا اپنے محسن کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہیے۔

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة، ر: ٢٥٥٩٤، ٩/ ٥٥٥.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الْأَدَبِ، ر: ٥١٠٩، صـ٧١٩.

وعدہ کی پاسداری ووفاداری مؤمن کے اَخلاق سے ہے

میرے بزرگو ودوستو! وفاداری اور وعدہ کی پاسداری بندۂ مؤمن کی عمدہ صفات میں سے ہے، چاہے مالک وسرپرست ہو یا ملازِم وماتحت، دیگر اَقوال واَفعال کے ساتھ ساتھ ڈیوٹی کے اَوقاتِ کار یا تنخواہ وغیرہ کا جو مُعاہدہ ہو، اُس پر دونوں کو کاربند رہنا لازم وضروری ہے، ملازم ڈیوٹی کے اَوقات میں غفلت، سُستی، جُھوٹ، دھوکا وفریب کے بجائے چُستی، سچائی اور اِخلاص کے ساتھ کام کرے، جبکہ مالک وسرپرست ظلم وزیادتی، غفلت وکوتاہی، شک وشُبہ، بے جاسختی اور وعدہ خلافی کے بجائے، اِعتِدال ومَیانہ رَوی، نرمی وآسانی، اعتماد وبھروسے، اچھے اَخلاق ومُعاملات اور وعدے کی پاسداری کریں، مُعاہدے کی خلاف ورزی، افسران وملازمین کا اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی، صنعت کاروں، تاجروں کا ملکی صنعت وکاروبار، اور محنت مزدوری کرنے والوں کا اپنے کام میں دیانتداری کو نظر انداز کرنا، یہ سب حقیقت میں اسلامی تعلیمات ومُعاہدے کی خلاف ورزی اور اَمانتوں میں خیانت کے مترادِف ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ ورسول سے دَغا نہ کرو، اور نہ اپنی امانتوں میں جان بُوجھ کر خیانت کرو"، لہٰذا مُعاشرے کے ہر فَرد پر لازم ہے کہ اپنے سربراہ، ادارے وکمپنی کے مالک اور ملازمین وکام کرنے والوں سے وعدہ کی پاسداری ووفاداری اور اعتماد ویقین کا مُظاہرہ کرے۔

---

(۱) پ۹، الأنفال: ۲۷.

مزدور کی اُجرت وقت پر ادا کرنا

برادرانِ اسلام! مزدور وملازمین کی اُجرت پوری پوری مقرّر وقت پر ادا کرنا، زیادہ کام اور زیادہ وقت لینے پر اُس زائد کام ووقت کی زائد اُجرت دینا بھی لازم حق ہے، اُجرت کا کچھ فیصد قبضہ کرلینا یا دَبا لینا، ادائیگی میں ٹال مٹول یا تاخیر، سراسر ظلم، گناہ اور غیر اسلامی کام ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَعْطُوا الأَجِيْرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ»(1) "مزدور کی اُجرت اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردیا کرو"، یعنی جب کام کرنے والے نے اپنا کام پورا کرلیا ہے، تو اَب اُس کی تنخواہ واُجرت وغیرہ بھی اُسے وقتِ مقرّر پر ادا کردی جائے، لیکن اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مزدور وملازمین کے حقوق میں کوتاہی بَرتی جاتی ہے، کام زیادہ جبکہ تنخواہ کم ہوتی ہے، ڈانٹ ڈپَٹ وسختی زیادہ اور محبت واُلفت، نرمی وآسانی کم ہوتی ہے، بھروسا ویقین کم اور شک وشُبہ زیادہ ہوتا ہے، تنقید زیادہ اور حَوصلہ اَفزائی کم ہوتی ہے، کام لینے میں سخاوت، جبکہ حقوق کی ادائیگی میں کنجوسی ہوتی ہے، ایسے لوگوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ ہمارے ملک، ہماری فیکٹری، کارخانے، یا ادارے کی ترقی وعُروج اِنہیں محنت کشوں، مزدور وملازمین کی محنتوں کاوِشوں کا نتیجہ ہے، جن کی بدَولت ہمیں یہ مرتبہ ومقام حاصل ہوا ہے، اِنہیں فراموش کردینا، حقوق کی تلفی اور اَخلاقی جُرم ہے۔

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتاب الرهون، باب أَجْرِ الأُجَرَاءِ، ر: ۲۴۴۳، صـ۴۱۲.

ملازمین کے ساتھ اچھا مُعاملہ

حضراتِ گرامی قدر! جہاں مزدور وملازمین کے دیگر حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے، وہیں ان کے ساتھ اچھا مُعاملہ بھی ضروری ہے، امام مسجد ہوں، یا مُعلّمِ دِینی ودُنیوی، آفس یا فیکٹری، کارخانے کے ملازِم ہوں، یا ٹھیکداری نظام میں کام کرنے والے، ڈرائیور ہوں یا گھر کے کام کاج کرنے والے، الغرض کسی بھی کام کے لیے کسی کا تقرّر کیا جائے، اُس کی تنخواہ اور اَوقاتِ کار طے کر لیے جائیں، اور ہر دَور کے حساب سے اِنہیں تنخواہ وسہولیات فراہم کی جائیں، مہنگائی میں اِضافے کے تناسُب سے ہی مزدور وملازمین کے مُعاوَضوں میں اِضافہ اور تحفّظِ حقوق کے لیے عملی اِقدام ہونا چاہیے، لیکن اکثر مُعاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے، اور یہ مزدور وملازمین کی حق تلفی، ظلم اور اللہ ورسول کی ناراضگی کا سبب ہے۔

حضرت سیّدنا ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» "جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لے، اللہ تعالی اس پر جہنّم واجب اور جنّت حرام کر دیتا ہے"، ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟! سرورِ کونَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «وَإِنْ كَانَ قَضِيباً مِّنْ أَرَاكٍ»[1] "اگرچہ وہ پِیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو"، تو معلوم ہوا کہ مزدور وملازمین کے حقوق کی ادائیگی میں بھی کوتاہی، تنخواہ پوری اور وقت پر نہ دینا، کام زیادہ اور تنخواہ وسہولیات کم دینا، ان کے

---

(١) "صحیح مسلم" کتابُ الإِیمان، بابُ وَعِیدِ مَنِ اقْتَطَعَ...، ر: ٣٥٣، صـ٧١.

حقوق میں کوتاہی، گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، جس سے بچنا ہر ایک پر لازم وضروری ہے۔

ملازمین پر ظلم سے بچو

عزیز دوستو! چند روزہ فانی، غرض ومطلب کی دُنیوی لالچ وحرص میں اندھا ہوکر ملازمین کی تنخواہیں کم دینے، ڈانٹ ڈپَٹ وبے جاسختی کرنے، شک وشُبہ، تنقید دَر تنقید، حقوق میں کوتاہی کرنے کے ساتھ ساتھ مزدور وملازمین کی طاقت سے زیادہ کام لینا بھی ظلم ہے، جس سے بچنا ہر ایک پر لازم ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رَحمتِ عالَمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: «... وَلاَ يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلاَّ مَا يُطِيقُ»[1] "ملازِم کوایسے کام پر مجبور نہ کیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا"، لہٰذا جس کی جتنی طاقت ہو اُس سے اُتنا ہی کام لینا چاہیے، کسی سے کام پورا لے کر مُعاوَضہ کم دینا، یا کام کروانے کے بعد کم اُجرت یا ریٹ بتانا، دھوکا، فراڈ اور ناجائز ہے، حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے: «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اسْتِئْجَارِ الأَجِيْرِ حَتَّى يُبَيَّنَ لَهُ أَجْرُهُ»[2] "رسولُ الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مَزدور سے ایسا اِجارہ کرنے سے منع فرمایا ہے جس کی اُجرت واضح نہ ہو"۔

مزدور وملازمین سے دھوکا وفراڈ، ان کی حق تلفی اور مُعاشرے میں فساد کا باعث ہے، ہر وہ شخص جس کے ہاں لوگ اُجرت وتنخواہ پر کام کرتے ہیں، اُسے چاہیے کہ اُن کے

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأيمان، باب إِطْعَامِ الْمَمْلُوكِ...، ر: ٤٣١٦، صـ٧٣٢.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، ر: ١١٥٦٥، ٤/ ١١٩.

حقوق کا خاص خیال رکھے؛ تاکہ قیامت کی نَدامت وپشیمانی اور ذِلّت ورُسوائی سے محفوظ رہے، جو جیسا عمل کرے گا، اُس کا اَنجام بھی ویسا ہی ہوگا، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿فَمَن يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَّرَهُ * وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَراً يَّرَهُ﴾[1] "جوایک ذرّہ بھر بھلائی کرے تواُسے بھی دیکھے گا، اور جوایک ذرّہ بھر بُرائی کرے تواُسے بھی دیکھ لے گا"۔

ملازمین کے حقوق کی ادائیگی کافرد ومعاشرہ پر اَثر

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! قَوم وملک کی ترقی وَسائل کے ساتھ ساتھ اُس کے باشندوں کی محنت میں پوشیدہ ہوتی ہے، جو ملک وِادارہ اپنے مزدورں کی اُجرت وحقوق کی ادائیگی کاخیال رکھتا ہے، ترقیاں اُس کامقدّر ہوتی ہیں، ہر ہُنر مند ومحنتی اور قابل شخص وہاں کام کرنے کی خواہش رکھتا ہے؛ تاکہ اُس کے ہُنر کاصحیح استعمال ہوسکے، اور محنت وکاوِش کا پورا مُعاوَضہ مل سکے، لیکن جہاں اس کے برعکس مُعاملہ ہوتا ہے، وہاں لوگ جانے سے گریز کرتے ہیں، حتّی کہ اُس کے اپنے ماہر، ہُنر مند، اور محنت کش باشندے بھی دوسرے اِداروں یادوسرے ممالک کارُخ کرتے ہیں، یُوں وہ ملک ومُعاشرہ ترقی کے بجائے تنزُّلی کا شکار ہوتا رہتا ہے، مزدور کے حقوق کی ادائیگی میں بالواسطہ یابلاواسطہ ٹال مٹول تنزّلی کے ساتھ ساتھ ناجائزوگناہ بھی ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: ثَلاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرّاً فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ

---

(۱) پ: ۳۰، الزلزلة: ۷، ۸.

اسْتَأْجَرَ أَجِيراً فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ»[1] "اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت کے دن میں تین۳ قسم کے لوگوں کے مخالف رہوں گا: ایک وہ جس نے میرا نام لے کر کسی سے عہد کیا پھر اُسے توڑ دیا، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر بیچا اور اس کی قیمت کھائی، اور تیسرا وہ جس نے کسی کو اپنے ہاں مزدوری پر رکھا، اس سے کام پورا لیا اور مزدوری نہیں دی"، لہٰذا ہر وہ ملک و مُعاشرہ جس میں لوگ اُجرت و تنخواہ پر کام کرتے ہیں، اُسے چاہیے کہ ان کے حقوق کا خاص خیال رکھے؛ تاکہ کامیابی و کامرانی اور ترقیاں اس کا مقدّر ہوں۔

ملازمین کے ساتھ متحدہ عرب اِمارات کے مُعاملات

میرے محترم بھائیو! متحدہ عرب اِمارات بھی اپنے مزدور و ملازمین کے حقوق کی ادائیگی میں بحکمِ حدیث کوشاں ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «يَا أَبَا ذَرٍّ!... مَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ»[2] "اے ابوذر! جس کے ماتحت اس کا کوئی مسلمان بھائی ہو، تو اُسے چاہیے کہ جو خود کھائے ویسا ہی اُسے بھی کھلائے، جیسا خود پہنے ویسا ہی اُسے بھی پہنائے، اُن سے ایسا کام نہ لو جو اُن کی طاقت سے باہر ہو، اور اگر ایسا کام دو تو خود بھی اُن کی مدد کیا کرو"، لہٰذا جو ذمہ دار و ملک کے اعلیٰ اَفسران اپنے ماتحتوں اور ملک میں رہنے والوں کے حقوق کی ادائیگی میں ٹال مٹول اور سُستی و غفلت سے کام لیتے ہیں، وہ بروزِ قیامت اللہ تعالی کی بارگاہ میں جواب دِہ ہوں گے۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الإِجارَة، باب إِثْمِ مَنْ...، ر: ٢٢٧٠، صـ٣٦١.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، باب المَعَاصِيْ مِنْ أَمْرِ الجَاهِلِيَّةِ، ر: ٢٢، صـ٨.

اے اللہ! ہمیں مزدوروں کے حقوق ادا کرنے، اُن سے اچھے اَخلاق سے پیش آنے، ان سے کیے ہوئے مُعاہدے پورے کرنے، اُن کی اُجرت پوری اور وقت پر ادا کرنے اور مشکل وقت میں اُن کی مدد کرنے کی توفیق وہمت عطا فرما، اُن پر ظلم وزیادتی اور آخرت کی ذِلّت ورُسوائی سے محفوظ ومامون فرما، ہمارے ملک کو ترقیاں وکامیابیاں نصیب فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، اور سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خيرِ خلقِه سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ وّعلى آله وصحبِه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين.